سورة الکهف

آیات ۲۷ - ۳۷

وَاتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ۫ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾
وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ
تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾
وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَكْفُرْ ۙ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ
بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتْ
مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۚ ﴿۳۰﴾ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ جَنّٰتُ
عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّیَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ
وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآىِٕكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾
وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَیْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَیْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَیْنَهُمَا
زَرْعًا ؕ ﴿۳۲﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَیْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۙ ﴿۳۳﴾ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ
لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ یُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾

سُوْرَةُ الْكَهْف

مكية

آیات 110

زمین پر اللہ نے زینت کی بے شمار چیزیں پیدا فرمائیں۔وسائل، اسباب و ذرائع پیدا کیے تاکہ انسان کے عمل کی آزمائش کرے۔ جس میں ایمان (توحید)، مال و دولت، عزت و شرف، علم و فہم اور قوت و اقتدار کی آزمائش شامل ہے

ان سب آزمائشوں اور فتنوں سے بچ کر ایمان، توحید اور آخرت کی دعوت کو قبول کر کے اس پر استقامت دکھاؤ

آیات 1-8

تمہید۔ قرآن کی حقانیت و اعتدال۔ آپ ؐ کو صبر کی تلقین، انذار و تبشیر

آیات 9-26

قصہ اصحابِ کہف

اس سے مکہ کے حالات پر تطبیق۔ ایمان کی آزمائش

آیات 27-31

نبی کریم ؐ کی توجہ اور التفات نادار اہل ایمان کی طرف کرنے کی ہدایت

آیات 32-49

دو باغ والوں کا قصہ

مال و دولت کی آزمائش۔ دنیاوی کامیابی کا دھوکا اور آخرت کی حقیقت

آیات 50-59

آدم و ابلیس کی سر گزشت سے قریش کو ان کی غفلت پر تنبیہ

آیات 60-82

قصہ موسیٰ و خضر

ارادۂ و حکمت الٰہی۔انسانی علم فہم اور صبر کا امتحان

آیات 83-101

قصہ ذوالقرنین

اقتدار کی آزمائش۔ ذوالقرنین کے اقتدار و قوت سے قریش کو عبرت و تنبیہ

آیات 102-110

اختتامیہ

زندگی کی ساری دوڑ دھوپ کا ہدف اس دنیا کو بنا لینا دائمی اور ابدی خسارے کا باعث

اللہ کی آیات کے کفر کے ساتھ کسی جزوی نیکی کی کوئی حیثیت نہیں

معجزے اور نشانیاں دکھانا اللہ کا کام ہے، پیغمبر ؐ کی حیثیت ایک بندے اور رسول کی ہے جس پر اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے۔ اللہ کے سامنے حاضری اور جوابدہی کا احساس نیک اعمال اور اطاعت کا پیش خیمہ ہے

وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿٢٧﴾ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ

وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ - اور تلاوت کیجیے جو وحی کی گئی ہے

تَلَا يَتْلُوْ ، تِلَاوَةٌ : تلاوت کرنا، پڑھنا

اَوْحٰى يُوْحِيْ ، اِيْحَآءٌ وحی کرنا (IV)

اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ - آپ کی طرف آپ کے رب کی کتاب میں سے

لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ - نہیں کوئی بدلنے والا اس کی باتوں کو

تَبْدِيْلٌ (مصدر) سے اسم فاعل مُبَدِّل، بدلنے والا

وَلَنْ تَجِدَ - اور ہرگز نہیں آپ پائیں گے

وَجَدَ يَجِدُ ، وِجْدَانًا و وُجُوْدًا : پانا

مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا - اس کے سوا کوئی جائے پناہ۔ (ل ح د)

اِلتحدَ يَلْتَحِدُ ، اِلْتِحَادًا : پناہ لینا (VIII)

مُلْتَحِد : جائے پناہ (اسم ظرف)

لَحد: قبر میں بغلی گڑھا، الحاد (کفر و تحریف)، ملحد

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ - اور روکے رکھیں اپنے نفس کو

مَعَ الَّذِيْنَ - ان لوگوں کے ساتھ

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ - جو پکارتے ہیں اپنے رب کو

بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ - صبح اور شام کو

اَلْغَدٰوة : طلوع فجر اور طلوع آفتاب کا درمیانی وقت (رات کی بارہ گھڑیوں میں سے ایک گھڑی

اَلْعَشِيّ : سورج ڈوبنے سے پہلے کا وقت (دن کی بارہ گھڑیوں میں سے ایک گھڑی

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ - وہ چاہتے ہیں اس کی خوشنودی

اَرَادَ يُرِيْدُ ، اِرَادَةٌ: ارادہ کرنا، چاہنا (IV)

وَلَا تَعْدُ -اور نہ تجاوز کریں

عَدَا يَعْدُوْ ، عَدْوًا وَ عُدْوَانًا : تجاوز کرنا، نظر انداز کرنا

لَا تَعْدُ: فعل نہی- Negative Imperative Verb

عَيْنٰكَ عَنْهُمْ - آپ کی (دو) آنکھیں ان سے

عَيْنٌ :ایک آنکھ

عَيْنَا :دو آنکھیں(تثنیہ - Dual)

عَيْنَا اصل میں عَيْنَان ہے،اضافت کی وجہ سے تثنیہ کا نون گر گیا

تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا - (کہ) آپ چاہتے ہوئے دنیوی زندگی کی زینت کو

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا - اور نہ اطاعت کریں (اس کی) جسے ہم نے غافل کر دیا

اَطَاعَ يُطِيْعُ ، اِطَاعَةٌ:اطاعت کرنا

قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا - اس کے دل کو اپنے ذکر سے

وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ - اور اس نے پیروی کی اپنی خواہش کی

اِتَّبَعَ يَتَّبِعُ ، اِتِّبَاعٌ: پیروی کرنا (VIII)

هَوٰى:خواہش

وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا - اور ہے اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا

فَرَطَ يَفْرُطُ ، فَرْطًا : کسی کے خلاف جلد بازی/زیادتی سے اقدام کرنا

فُرْطًا : (مصدر) - حد سے بڑھا ہوا

اردو میں : افراط و تفریط

وَ اتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚۛ وَ لَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ
الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾

اے نبیؐ ! تمہارے رب کی کتاب میں سے جو کچھ تم پر وحی کیا گیا ہے اسے (جوں کا توں) سنا دو، کوئی اُس کے فرمودات کو بدل دینے کا مجاز نہیں ہے، (اور اگر تم کسی کی خاطر اس میں رد و بدل کرو گے تو) اُس سے بچ کر بھاگنے کے لیے کوئی جائے پناہ نہ پاؤ گے، اور اپنے دل کو اُن لوگوں کی معیت پر مطمئن کرو جو اپنے رب کی رضا کے طلب گار بن کر صبح و شام اُسے پکارتے ہیں اور اُن سے ہر گز نگاہ نہ پھیرو کیا تم دنیا کی زینت پسند کرتے ہو؟ کسی ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور جس نے اپنی خواہش نفس کی پیروی اختیار کر لی ہے اور جس کا طریق کار افراط و تفریط پر مبنی ہے

(O Prophet), recite to them from the Book of your Lord what has been revealed to you for none may change His words; (and were you to make any change in His words) you will find no refuge from Him. Keep yourself content with those who call upon their Lord, morning and evening, seeking His pleasure, and do not let your eyes pass beyond them. Do you seek the pomp and glitter of the world? Do not follow him whose heart We have caused to be heedless of Our remembrance, and who follows his desires, and whose attitude is of excess.

وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿٢٧﴾

آیات 27 تا 31 کا مضمون

- سورت کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے ہوا تھا اور پھر اس بات کا بیان کہ اس نے اپنے رسول پر ایسی کتاب اتاری جو انسانی ہدایت و رہنمائی کے لیے ہر لحاظ سے مکمل اور ہر کجی و کوتاہی سے پاک ہے۔ اس کا پیش کردہ نظام زندگی انسانی فطرت کا عکاس اور انسانی ضروریات کا کفیل ہے۔ اس کے بعد اس کتاب کے نزول اور آپ ﷺ کی بعثت کے مقصد کی طرف توجہ دلائی گئ
- پھر اصحاب کہف کے بارے میں سوال کا جواب (اور پورا قصہ اصحاب کہف بتا دیا گیا)، جس میں مظلوم اہل ایمان کے لیے تسلی
- پھر اب ان آیات میں سلسلہ اس پہلے مضمون سے جوڑ دیا گیا ہے جہاں سے اس کا آغاز ہوا تھا، چنانچہ فرمایا جا رہا ہے کہ انسانی ہدایت کے لیے اصل نسخہ شفا یہی قرآن کریم ہے۔ اسی کی قبولیت اور اسی سے وابستگی دنیا و آخرت میں فلاح و کامرانی کی ضمانت ہے
- قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اور اس میں کسی بھی قسم کی تبدیلی ممکن نہیں۔ کفار مکہ نبی کریم ﷺ سے مطالبہ کرتے تھے کہ یا تو قرآن کی جگہ کوئی اور کتاب لے آئیں یا اس میں کچھ ترمیم کریں، لیکن اللہ تعالیٰ نے سورۃ یونس (آیت 15) میں واضح فرما دیا کہ اس کے کلمات کو کوئی نہیں بدل سکتا، حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کو بھی یہ اختیار حاصل نہیں
- اللہ تعالیٰ نے سختی سے ان کے اس مطالبے کو رد کیا اور نبی ﷺ کو حکم دیا کہ جو وحی نازل ہو، وہ بغیر کسی تبدیلی کے پہنچا دیں۔ اگر نبی ﷺ بھی ایسی کوئی تبدیلی کرنا چاہتے (معاذ اللہ)، تو وہ بھی اللہ کی گرفت سے نہ بچ سکتے۔ یہ ثابت کرتا ہے کہ قرآن ایک ابدی، محفوظ اور غیر متبدل کتاب ہے، جس میں کسی قسم کی تحریف کی کوئی گنجائش نہیں اور یہ قیامت تک اسی حالت میں رہے گی (یہ آیتِ کریمہ، قرآن کو تبدیل کرنے کی اس زمانے میں جاری کوششوں کا بھی جواب ہے)

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝۲۸

دعوت کے سلسلہ میں آپ ﷺ کو ہدایات (غریب اور مخلص کارکن ہی دعوت کی قوت ہیں)

- ابن عباس کی روایت کے مطابق، قریش کے سردار نبی ﷺ سے کہتے تھے کہ یہ بلالؓ اور صہیبؓ اور عمارؓ اور خبابؓ اور ابن مسعودؓ جیسے غریب لوگ، جو تمہاری صحبت میں بیٹھا کرتے ہیں، ان کے ساتھ ہم نہیں بیٹھ سکتے۔ انھیں ہٹاؤ تو ہم تمہاری مجلس میں آ سکتے ہیں —اس کا جواب دیا گیا ہے یہاں۔ وہی اسلوب — مخاطب آپ ﷺ ہیں لیکن سنایا قریش کو جا رہا ہے)
- آپ ﷺ کو تلقین کہ آپ کی حقیق قوت اور حقیقی سرمایہ یہی آپ کے فداکار اور سرفروش ہیں۔ یہ ان امراء کی نگاہوں میں چاہے کیسے بھی حقیر ہوں، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تو انھیں کا مقام ہے، کیونکہ یہی اس مجلس کے اصل چراغ ہیں۔ یہ انھیں حقیر سمجھ کر بجھا دینا چاہتے ہیں لیکن : یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہو گی
- نبی اکرم ﷺ سے فرمایا گیا کہ جو لوگ رضائے الٰہی کی خاطر آپ کے گرد جمع ہوئے ہیں اور شب و روز اپنے رب کو یاد کرتے ہیں، ان کی معیت پر اپنے دل کو مطمئن کر لیں اور ان سے ہرگز نگاہ نہ پھیریں، ان مخلص لوگوں کو چھوڑ کر دنیوی ٹھاٹھ باٹھ رکھنے والے ان متکبرین اور ان کے مال و متاع کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں۔
- یہ دنیا کے پجاری ہیں ان کی نگاہ میں دین کی کوئی قدر و قیمت نہیں اور نہ انسانیت کا کوئی مقام ہے۔ ہر چیز کو درہم و دینار کے ترازو میں تولتے ہیں۔ ان کے دلوں کی دنیا مسمار ہو چکی ہے۔ اللہ نے ان کے دلوں کو اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے۔ انھیں معلوم ہی نہیں کہ ان کی زندگی کے کچھ مقاصد بھی ہیں، یہ صرف ہوائے نفس کی پیروی کیے جا رہے ہیں، گویا حیوانی سطح پر زندگی گذار رہے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کا ہر کام اعتدال سے ہٹا ہوا اور افراط و تفریط (اسراف اور ظلم) پر مبنی ہے
حضرت نوحؑ اور ان کی قوم کے سرداروں کے درمیان بھی عین یہی معاملہ - آپ کا جواب "مَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا "

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾

اس آیت کریمہ کا سبق

- اسلامی نظریہ حیات کی قدروں کے تعین کے ساتھ منسلک ہے۔
- اسلامی نظریہ حیات کی رو سے اعلیٰ قدریں صرف مال و دولت، منصب و مرتبہ اور اقتدار و اختیارات ہی نہیں ہیں، اور نہ ہی زندگی کا ساز و سامان یا عیش و عشرت ہے
- اسلام ان کے خلاف نہیں ہے، لیکن اسلام ان چیزوں کو انسانی زندگی کا مقصد اعلیٰ بھی قرار نہیں دیتا
- اسلامی نظریہ حیات میں "ایمان" ان سب سے کہیں زیادہ قیمتی چیز ہے (اللہ کے ہاں)
- اللہ کے نزدیک درجات کی بلندی و پستی، مال و دولت سے نہیں، دلوں میں جا گزیں ایمان سے ہے
- یہ وہی سبق ہے جو قصہ اُصحابِ کہف میں ملا کہ انسانوں کی قدر و قیمت کا معیار منصب، ظاہری مقام اور دولت و ثروت نہیں ہے (بلکہ ایمان ہے)

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ - اور کہہ دیجیے (یہ) حق ہے تمہارے رب کی طرف سے

فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ - سو جس کا جی چاہے ایمان لے آئے

شَآءَ يَشَآءُ ، مَشِيْئَةٌ: چاہنا

وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ - اور جس کا جی چاہے انکار کر دے

(ع د د)

اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا - بیشک ہم نے تیار کر رکھی ہے ظالموں کے لیے آگ

اَعْتَدَ يُعْتِدُ ، اِعْتَادٌ تیار کرنا (IV)

اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا - گھیرا ہوا ہے اُن کو اس کی لپٹوں نے

اِحَاطَةٌ: احاطہ کرنا، گھیرنا

سُرَادِق: قناتیں، لپٹ

سُرَادِق: خیمے کے اردو گرد کی قناتیں/باڑ/پردہ)

وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا - اور اگر وہ فریاد کریں گے

(غ و ث)

اِسْتَغَاثَ يَسْتَغِيْثُ ، اِسْتِغَاثَةٌ: فریاد کرنا (X)

يُغَاثُوْا - (تو) ان کی فریاد رسی کی جائے گی

اَغَاثَ يُغِيْثُ ، اِغَاثَةٌ: فریاد رسی کرنا (IV)

بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ - ایسا پانی کے ساتھ جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا

اَلْمُهْل: پگھلے ہوئے تانبے/لوہے/چاندی کا پانی، تیل کی تلچھٹ

يَشْوِي الْوُجُوْهَ - وہ بھون ڈالے گا چہروں کو

شَوٰى يَشْوِيْ ، شَيًّا: بھوننا

وُجُوْهَ: وَجْهٌ کی جمع (چہرے)

يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَسَاۗءَتْ مُرْتَفَقًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ

بِئْسَ الشَّرَابُ - کتنا برا ہے وہ پینا

بِئْسَ : فعلِ ذمّ (verb of condemnation) ہے، کسی چیز کی برائی یا مذمت کے لیے

وَسَاۗءَتْ مُرْتَفَقًا - اور بری ہے وہ آرام گاہ

سَآءَ : برا کرنا

سَآءَت : بری ہے

(ر ف ق) اِرتَفَقَ يَرْتَفِقُ ، اِرْتِفَاقًا : سہارا لینا، آرام کرنا، ٹیک لگانا (VIII)

مُرتَفَق : آرام کی جگہ

اردو میں : رِفق (نرمی)، رفیق، رفاقت، مرفق (کہنی)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ - اور کیے انھوں نے نیک عمل

اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ - بیشک ہم نہیں ضائع کرتے (اس کا) اجر

(ض ي ع) اَضَاعَ يُضِيْعُ ، اِضَاعَةٌ : ضائع کرنا (IV)

مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا - جس نے اچھا عمل کیا

اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ - یہی لوگ ہیں (کہ) ان کے لیے باغات ہیں ہمیشگی کے

عَدْن : ہمیشہ رہنا، قیام کرنا، یا جگہ پکڑنا۔ اس میں ثابت قدمی اور پائیداری کے معنی

اردو میں : معدِن (کان جہاں معدنیات رہتی ہیں)

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ - بہتی ہونگی ان کے نیچے سے نہریں

يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾

يُحَلَّوْنَ فِيْهَا - پہنائے جائیں گے انھیں اس میں | (ح ل ي) | حَلّٰى يُحَلِّيْ ، تَحْلِيَةٌ : آراستہ کرنا، زیور پہنانا (II)

مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ - سونے کے کنگن | اَسَاوِر : سِوَارٌ کی جمع الجمع (کنگن) | ذَهَب : سونا

وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا - اور پہنیں گے وہ لباس | لَبِسَ يَلْبِسُ ، لَبْسًا پہننا | ثِيَابًا: ثَوْبٌ کی جمع- کپڑے، پوشاک

خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ - سبز رنگ کے، باریک ریشم سے بنے | خُضْرًا : سبز | سُنْدُس: باریک ریشم (اندرونی لباس)

وَّاِسْتَبْرَقٍ - اور موٹے ریشم سے (بنے) | اِسْتَبْرَق : دبیز، موٹا، چمکدار، اور قیمتی ریشم (بھاری/شاہانہ لباس)

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا - تکیے لگا کر بیٹھیں گے وہ ان (جنتوں) میں | (و ك أ) | اِتَّكَأَ يَتَّكِئُ ، اِتِّكَاءً : تکیہ/ٹیک لگانا (VIII)

اردو میں : تکیہ، تکیہ کلام

عَلَى الْاَرَآئِكِ - مزین تختوں پر | اَرَآئِك : اَرِيْكَةٌ کی جمع (تخت)

نِعْمَ الثَّوَابُ - (کیا) خوب بدلہ ہے (جنت) | نِعْمَ : فعلِ مدح (verb of praise)- کتنا اچھا ہے

وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا - اور (کیا) اچھی ہے آرام گاہ | مُرتَفَق : آرام کی جگہ

وَ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ وَ اِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى
الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝٢٩ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۚ ۝٣٠ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهِمُ
الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝٣١

صاف کہہ دو کہ یہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے، اب جس کا جی چاہے مان لے اور جس کا جی چاہے انکار کر دے ہم نے (انکار کرنے والے) ظالموں کے لیے ایک آگ تیار کر رکھی ہے جس کی لپٹیں انہیں گھیرے میں لے چکی ہیں وہاں اگر وہ پانی مانگیں گے تو ایسے پانی سے ان کی تواضع کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا اور ان کا منہ بھون ڈالے گا، بدترین پینے کی چیز اور بہت بری آرامگاہ. رہے وہ لوگ جو مان لیں اور نیک عمل کریں، تو یقیناً ہم نیکوکار لوگوں کا اجر ضائع نہیں کیا کرتے. ان کے لیے سدا بہار جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، وہاں وہ سونے کے کنگنوں سے آراستہ کیے جائیں گے، باریک ریشم اور اطلس و دیبا کے سبز کپڑے پہنیں گے، اور اونچی مسندوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے بہترین اجر اور اعلیٰ درجے کی جائے قیام

And proclaim: "This is the Truth from your Lord. Now let him who will, believe; and let him who will, disbelieve. We have prepared a Fire for the wrong-doers whose billowing folds encompass them. If they ask for water, they will be served with a drink like dregs of oil that will scald their faces. How dreadful a drink, and how evil an abode! As for those who believe and do good We shall not cause their reward to be lost. They shall dwell in the Gardens of Eternity, beneath which streams flow. There they will be adorned with bracelets of gold, will be arrayed in green garments of silk and rich brocade, and will recline on raised couches. How excellent is their reward, and how nice their resting-place!

محمد اقبال

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾

ایمان کو قبول کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں دوٹوک مؤقف

- اس سے پہلے ایمان کے بارے میں اصحابِ کہف کا قول آچکا (کہ وہ ایمان کو کبھی نہ چھوڑیں گے اور اگر ایسا کیا تو...)
- اب یہاں نبی کریم ﷺ کو کو مخاطب کر کے فرمایا جارہا ہے۔۔اور سنانا در اصل مخالفین اسلام کو مقصود ہے۔۔ کہ ان مشرکین اور منکرین حق سے مصالحت قطعاً خارج از بحث ہے
- ان سے صاف صاف کہہ دیجیے کہ حق وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہو گیا ہے اور جسے میں نے صاف صاف تم تک پہنچا دیا ہے۔اب تمہیں اختیار ہے چاہو اسے تسلیم کرو اور چاہے اپنے کفر پر قائم رہو، درمیان کا کوئی راستہ نہیں۔اور یہ تمہاری اپنی ذمہ داری ہے کہ تم صحیح راستے پر چلو
- ہاں یہ بات یاد رکھو کہ اگر تم کفر کا راستہ اختیار کرتے ہو تو پھر ہم تمہیں آگاہ رہو کہ قیامت کے دن تمہارے ساتھ کیا بیتنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے ظالموں کے لیے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انھیں اپنے گھیرے میں لے چکی ہیں۔ قیامت کا اعلان ہونے کی دیر ہے یہ لوگ اپنے انجام کو پہنچ جائیں گے۔اس آگ سے نکلنے کی کوئی صورت ممکن نہیں ہو گی، یہ جلتے ہوئے جب پانی کی فریاد کریں گے تو انھیں پگھلے ہوئے تانبے کا پانی دیا جائے گا جو چہروں کو بھون دے گا۔اندازہ کرو، وہ کیسا پانی ہو گا جس کا ایک گھونٹ سب کچھ جلا دینے کے لیے کافی ہو گا اور وہ کیسا ٹھکانا ہو گا جس کی آگ کی لپٹیں قناتوں اور دیواروں کی طرح اپنے حصار میں لے لیں گی اور کبھی بھی اس سے جان نہیں چھوٹے گی

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا ﴿٣٠﴾ أُولَٰئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا
خُضْرًا مِنْ سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۚ نِعْمَ الثَّوَابُ ۚ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٣١﴾

صاحبِ ایمان لوگوں کا صلہ

- قرآن کریم نے اپنے اسلوب کے مطابق پہلے کافروں کے انجام کو بیان فرمایا، اب اس آیت کریمہ میں ان لوگوں کا اور ان پر انعامات کا ذکر ہے جو ایمان لائے اور مخالفین کی اذیتوں کا ہدف بنے
- ان کے بارے میں سب سے پہلی بات یہ فرمائی کہ کسی بھی مومن کا اصل سرمایہ ایمان اور عمل صالح ہے۔ جو شخص ان دونوں خوبیوں سے آراستہ ہے اللہ تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ اللہ ایسے لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ ممکن ہے اس میں اشارہ ان صحابہ کرام کی طرف ہو جو اس وقت ایمان لا چکے تھے وہ نہ صرف ایمان اور عمل صالح سے آراستہ ہیں بلکہ وہ ایمان کے تمام تقاضوں سے بہرہ ور ہیں۔ اور عمل کی تمام خوبیوں سے متصف ہیں
- دوسری آیت میں فرمایا یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ ایسی جنتیں عطا فرمائے گا جنھیں کبھی زوال نہیں ہوگا۔ جن کے نیچے سے نہریں رواں ہوں گی۔ انھیں بادشاہوں کی طرح سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس سندس اور استبرق سے تیار ہوگا۔ اور وہ پلنگ اور تختوں پر خوشنما تکیوں سے ٹیک لگائے بیٹھے ہوں گے

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿۳۲﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا

وَاضْرِبْ لَهُمْ - اور بیان کیجیے ان کے لیے

ضَرَبَ یَضْرِبُ ، ضَرْبًا :مارنا، بیان کرنا....

مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ - ایک مثال دو آدمیوں کی

رَّجُلَيْنِ: رَجُلٌ کا تثنیہ - دو آدمی

جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا -دیے تھے ہم نے ان دو میں سے ایک کو

هِمَا / هُمَا : تثنیہ(Dual Pronoun)،دو

جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ - دو باغ انگور کے

جَنَّتَيْنِ : جَنَّةٌ کا تثنیہ - دو باغ

دو باغ- تکمیل نعمت کا استعارہ

وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ - اور ہم نے گھیر اڈالا دونوں کے گرد کھجوروں سے

حَفَّ یَحُفُّ ، حَفًّا :گھیرنا، باڑ لگانا

وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا- اور ہم نے بنائی دونوں کے درمیان ایک کھیتی

زَرْعًا: (مصدر) - کھیتی کرنا، اگانا، کھیتی

كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ - دونوں باغ

كِلْتَا :تثنیہ(Dual noun)، مؤنث کے لیے(دونوں)

مذکر کے لیے كِلَا

اٰتَتْ اُكُلَهَا - دیتے تھے اپنے پھل

اُكُل: پھل/ پیداوار (Produce)

وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا - اور نہ کمی کی اس میں سے کچھ بھی (پیداوار کی)

ظَلَمَ یَظْلِمُ ، ظُلْمًا: ظلم کرنا، بے انصافی کرنا، کمی کرنا

وَّ فَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۙ﴿۳۳﴾ وَّ كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَ هُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾

وَّ فَجَّرْنَا - اور جاری کردی ہم نے

فَجَّرَ يُفَجِّرُ ، تَفْجِيْرًا: پانی کا بہنا، جاری کرنا

خِلٰلَهُمَا نَهَرًا - ان کے درمیان ایک نہر۔

خِلٰلَ :درمیان

وَّ كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ - اور تھا اس کے لیے (بہت) پھل

ثَمَرٌ : پھل (اس کی جمع ثَمَرات)

فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ - تو کہا اس نے اپنے ساتھی سے

صَاحِب : ساتھی، رفیق، ہم نشین

وَ هُوَ يُحَاوِرُهٗۤ - اس حال میں کہ وہ گفتگو کر رہا تھا اس سے

(ح و ر) حَاوَرَ يُحَاوِرُ ، مُحَاوَرَةٌ : گفتگو کرنا (III)

اردو میں : محاورہ، محور، حواری (جو ارد گرد پھرتا ہے

اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ - میں بہت زیادہ ہوں تجھ سے

مَالًا - بلحاظ مال کے

وَّ اَعَزُّ نَفَرًا - اور زیادہ باعزت ہوں نفری کے لحاظ سے (بھی)

اَعَزُّ : عِزٌّ، مصدر سے افعل التفضیل کا صیغہ (بہت زیادہ عزت والا

نَفَرًا :اسم جمع (جماعت، متعدد افراد کی ٹولی، نفری، جتھا Manpower)

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿۳۲﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا
وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿۳۳﴾ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾

اے محمدؐ ! اِن کے سامنے ایک مثال پیش کرو دو شخص تھے ان میں سے ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ دیے اور اُن کے گرد کھجور کے درختوں کی باڑھ لگائی اور ان کے درمیان کاشت کی زمین رکھی
دونوں باغ خوب پھلے پھولے اور بار آور ہونے میں انہوں نے ذرا سی کسر بھی نہ چھوڑی اُن باغوں کے اندر ہم نے ایک نہر جاری کر دی
اور اُسے خوب نفع حاصل ہوا یہ کچھ پا کر ایک دن وہ اپنے ہمسائے سے بات کرتے ہوئے بولا "میں تجھ سے زیادہ مالدار ہوں اور تجھ سے زیادہ طاقتور نفری رکھتا ہوں

(O Muhammad), propound a parable to them. There were two men of whom We bestowed upon one of the two vineyards, surrounding both of them with date-palms and putting a tillage in between.
Both the vineyards yielded abundant produce without failure and We caused a stream to flow in their midst so the owner had fruit in abundance and he said to his neighbor, while conversing with him: "I have greater wealth than you and I am stronger than you in numbers."

وَ اضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلًا رَّجُلَيۡنِ جَعَلۡنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيۡنِ مِنۡ اَعۡنَابٍ وَّ حَفَفۡنٰهُمَا بِنَخۡلٍ وَّ جَعَلۡنَا بَيۡنَهُمَا زَرۡعًا ﴿۳۲﴾ كِلۡتَا الۡجَنَّتَيۡنِ اٰتَتۡ اُكُلَهَا وَلَمۡ تَظۡلِمۡ مِّنۡهُ شَيۡـئًا ۙ وَّ
فَجَّرۡنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿۳۳﴾ وَّ كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكۡثَرُ مِنۡكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾

باغ والوں کی تمثیل

- ان آیات (پانچویں رکوع) میں دو باغ والوں کی تمثیل - جس کا مقصد اسباب پرستی کی نفی، دنیا کو محض مادی نقطہ نظر سے دیکھنے والوں کے لیے عبرت، دنیا کی بے ثباتی، مومن و کافر کی ذہنیت کی عکاسی، مستضعفین کے مقابلے میں مستکبرین کا موقف اور قریش کے متمردین کے لیے دلیل تاکہ وہ اس کے آئینہ میں اپنا ظاہر و باطن بھی دیکھ لیں اور اس کشمکش حق و باطل کا انجام بھی ان کے سامنے آجائے جو ان کے اور مسلمانوں کے درمیان برپا تھی
- ان آیات میں روئے سخن تو قریش ہی کی طرف ہے کیونکہ وہی آپ ﷺ کی دعوت کے اولین اور براہ راست مخاطب تھے۔ لیکن اپنی حقیقت کے اعتبار سے آج دنیا کا ہر فرد اس تمثیل کا مخاطب ہے۔
- یہ تمثیل دو ایسے شخصوں کی ہے جن میں سے ایک کو اللہ تعالیٰ نے دو بہترین باغ دیئے تھے اور دوسرے کو اگرچہ اس قسم کی کوئی متاع حاصل نہیں تھی لیکن اس کا سینہ ایمان کی دولت سے مالا مال اور دل خدا کی معرفت سے معمور تھا
- پہلا شخص اپنی خوشحالی میں اس قدر مگن ہوا کہ اس کی نگاہ اللہ سے ہٹ کر مادی وسائل پر ہی جم کر رہ گئی اور انہی اسباب و وسائل کو وہ اپنے توکل اور بھروسے کا مرکز بنا بیٹھا۔ جو نعمتیں اللہ نے اسے دی تھیں انہیں اپنے دست و بازو کا ثمر سمجھتا تھا
- ان بگڑے خیالات و اخلاق کو دیکھ کر اس کے دوست نے اسے نصیحت کرنے کی کوشش کی کہ اللہ سے ڈرو اور ان نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کرو۔ اس نصیحت کو اس نے توہین سمجھا اور طنز کرتے ہوئے اپنے اس دوست سے کہا، میں دولت اور سرمائے کے لحاظ سے تجھ سے برتر ہوں، میری آبرو، عزت اور حیثیت تجھ سے زیادہ ہے اور افرادی قوت بھی میرے پاس بہت زیادہ ہے۔ مال و دولت اور اثر ورسوخ میرا زیادہ ہے۔ معاشرے میں میری حیثیت زیادہ ہے۔ تو میرے مقابلے میں کیا ہے اور تو کس کھاتے میں ہے؟

اضافی مواد

Reference Material

سورۃ الکھف - (آیات 27 تا 31)

- قرآن اللہ کی نازل کردہ کتاب ہے، اس میں کسی قسم کی تبدیلی ممکن نہیں، اور کوئی بھی اس کے احکام کو بدل نہیں سکتا
- قرآن کا تحریف سے محفوظ اور غیر متبدل ہونا، قرآن کی تلاوت، اس کی پیروی اور اس کے ابلاغ کا متقاضی ہے۔
- نبی کریم ﷺ کو دین پر استقامت رکھنے والوں کی صحبت اختیار کرنے کی تلقین۔ جو اپنی مادی محرومیت کے باوجود ہمیشہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی دعاؤں اور مناجات کی پابندی کرتے تھے۔
- صبح و شام اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرنا، انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد کے موجود ہونے کی نشانی ہے۔
- اللہ کی رضا کے طالب فقراء سے توجہ اور رابطہ ختم کرنا انسان کا مادی مظاہر اور دنیا پرستی کی طرف مائل ہونے کا سبب اور مظہر
- انسانوں کی قدر و قیمت کا معیار منصب، ظاہری مقام اور دولت و ثروت نہیں
- اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور گمراہی کے راستے واضح کر دیے، اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔
- ایمان یا کفر انسان کی اپنی مرضی پر منحصر ہے، ان دو میں سے انسان جو چاہے اختیار کرے
- اللہ نے انسان کو عقل، فطرت، اور وحی کے ذریعے حق کی پہچان کے ذرائع دیے ہیں، لیکن قبول کرنا یا رد کرنا انسان کی اپنی ذمہ داری ہے۔ اسلام میں کسی کو زبردستی ایمان لانے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ یہ انسانی اختیار (Free Will) اور دین میں جبر نہ ہونے کی حقیقت کا اعلان ہے
- اگرچہ اللہ نے انسان کو اختیار دیا ہے، لیکن اس اختیار کے نتائج بھی مقرر ہیں۔ ایمان اور کفر کے نتائج انسان کو خود بھگتنا ہوں گے

سورۃ الکھف - (آیات 27 تا 31)

- ایمان اور اعمال صالحہ رکھنے والوں کا اجر ضائع نہیں کیا جائے گا۔ (اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ)
- ایمان اور عملِ صالح کا بارہا اکٹھا ذکر ہونا اس حقیقت کی طرف اشارہ، کہ محض زبانی ایمان کافی نہیں، بلکہ اس کے تقاضے پورے کرنا بھی لازم ہے۔
- ایمان اور عمل لازم و ملزوم ہیں ـــ حقیقی ایمان کا تقاضا ہے کہ وہ انسان کے کردار اور اعمال میں ظاہر ہو۔
- اگر ایمان کے ساتھ اعمالِ صالحہ نہ ہوں تو وہ محض ایک دعویٰ ہوگا، جبکہ قرآن عملی زندگی میں اس کے اثرات کا تقاضا کرتا ہے۔
- صالح اعمال کا ذکر اس بات کی نشان دہی، کہ ایمان محض انفرادی عقیدہ نہیں، بلکہ ایک عملی نظامِ حیات ہے جو انسان کی زندگی اور معاشرے میں بہتری لاتا ہے
- اہلِ ایمان کے لیے ہمیشہ رہنے والے باغات، سونے کے زیورات، ریشم کے لباس اور آرام دہ نشست گاہوں کا ذکر
- یہ جنت کی ابدی نعمتیں ہیں، اللہ کے عظیم ترین انعامات ہیں، راحت و سکون ہے اور بشارتیں ہیں ان مومنین کے لیے جو ایمان لا کر نیک اعمال (اعمالِ صالحہ) کرتے ہیں، اللہ کی رضا کے طالب ہوتے ہیں اس دنیا میں۔ (اللھم اجعلنا منھم)

سورۃ الکھف کی آیات 27 تا 31 سورت کے مرکزی مضمون (ایمان بمقابلہ مادی اسباب) سے کیسے متعلق ہیں؟

- **قرآن کی غیر متبدل حیثیت اور اس کی پیروی**- اس حقیقت کی نشان دہی کرتی ہے کہ دنیاوی مال و متاع اور مادی مفادات کے برعکس، حق اور ہدایت کا واحد مستحکم اور غیر متبدل ذریعہ قرآن ہے۔ دنیا کی دولت اور طاقت بدلتی رہتی ہے، مگر اللہ کا کلام اٹل ہے۔
- **استقامت رکھنے والے اہلِ ایمان کی صحبت** ۔کی جو تلقین نبی کریم ﷺ کو کی گئ ہے اس میں یہ بات مضمر ہے کہ دنیاوی حیثیت، دولت یا مادی وسائل کی بجائے اصل قدر و قیمت ایمان کی ہے
- **ایمان اور کفر کا اختیار، مگر نتائج کی ذمہ داری** ۔اس بات کی غماز کہ یہ دنیا آزمائش کی جگہ ہے، اور ہر انسان کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ایمان یا کفر میں سے کسی ایک کو چنے، لیکن اس کے انجام کا ذمہ دار بھی وہی ہوگا۔ یہ اصول دنیاوی حرص و ہوس کے بجائے ایمان کو اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔
- **ایمان اور اعمالِ صالحہ کی اہمیت** ۔کا نکتہ اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ اصل کامیابی مادی ذرائع و وسائل کا حصول نہیں بلکہ دین کے مطابق زندگی گزارنے میں ہے۔
- **جنت کی نعمتیں اور دنیاوی آسائشوں کا موازنہ** -اہلِ ایمان کے لیے جنت کی دائمی نعمتوں (باغات، سونے کے زیورات، آرام دہ نشست گاہیں) کا ذکر مادیت کے عارضی فائدے اور حقیقی کامیابی کے درمیان ایک واضح فرق کو نمایاں کرتا ہے۔

دنیاوی دولت اور طاقت کے فریب میں آنا خسارے کا سودا ہے، جبکہ حقیقی کامیابی ایمان، استقامت، اور اعمالِ صالحہ میں ہے

دن کی بارہ گھڑیاں (بالترتیب)

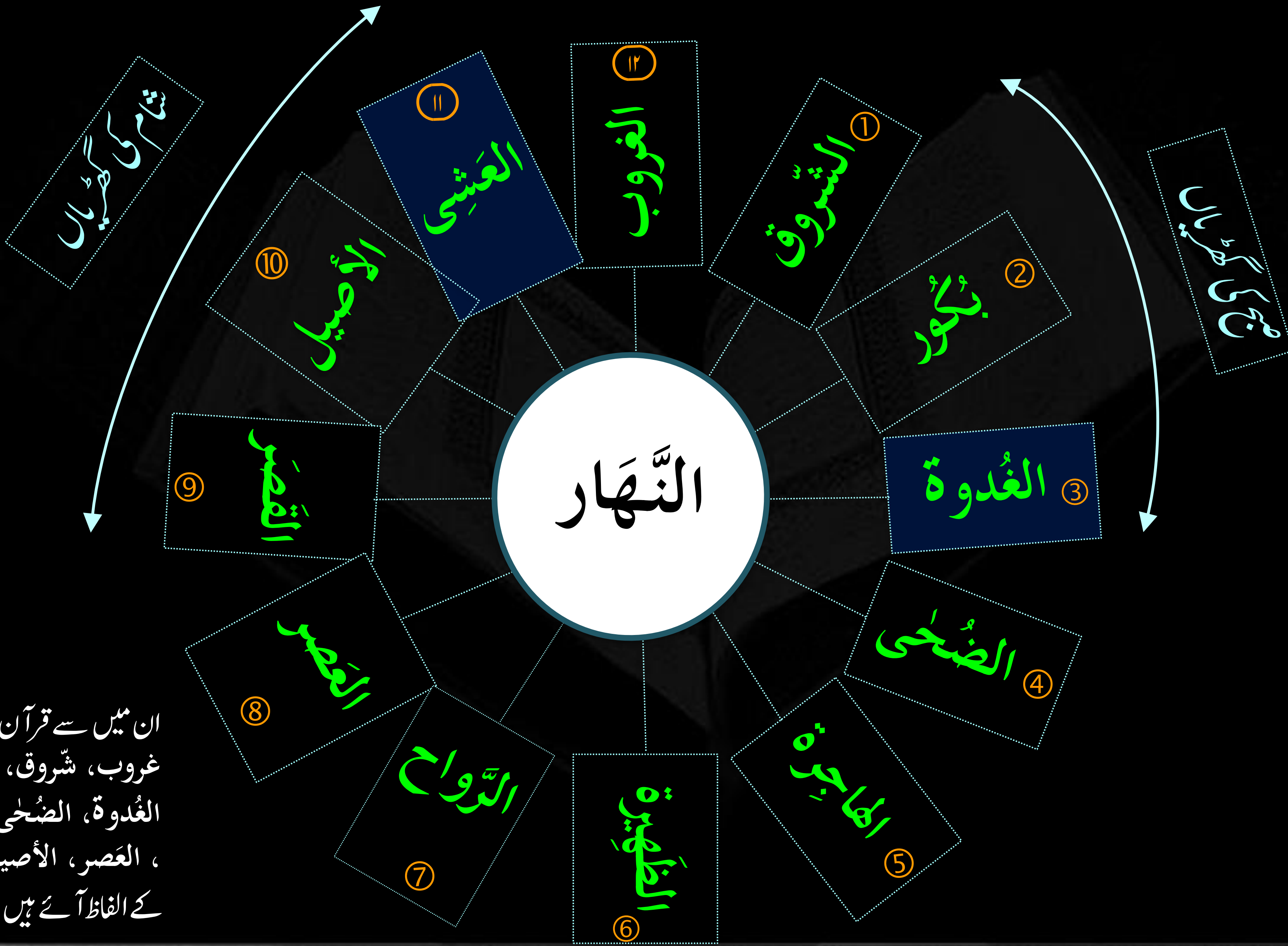

ان میں سے قرآن کریم میں :
غروب، شّروق، بُکور،
الغُدوة، الضُحٰی، الظَهِيرة،
، العَصر، الأصيل، العَشِی
کے الفاظ آئے ہیں

رات کی بارہ گھڑیاں (بالترتیب)

ان میں سے قرآن کریم میں:
الشَّفق، الغَسَق، الزُّلفة،
السَّحر، الفَجر، الصباح
کے الفاظ آئے ہیں